

## 27104- اسرار زوجیت کا اظہار اور طلاق کی نیت سے شادی کرنا

### سوال

میں نے کوئی برس قبل ایک شخص سے شادی کی، اور شادی سے قبل میرے اس سے تعلقات تھے، اور اللہ تعالیٰ سے ہم نے اس سے توبہ کر لی ہے، اس نے دو مرتبہ دوسری شادی کی ہے، اور ان دونوں حالتوں میں ہی اس کی شادی شہوت کی وجہ سے تھی۔

مشکل یہ ہے کہ وہ پچھلے راز افشاں کرتا (مجھے یہ علم ہے کہ مسلمان پر واجب ہے کہ وہ پچھلے راز افشاں نہ کرے) اس شخص نے اسلام سے قبل بھی کوئی ایک بار شادی کی، اور اب اسلام کو وہ اپنے اس فعل کا مبرہ بنتا ہے کہ اسلام میں چار شادیاں کی جا سکتی ہیں، وہ مجھے تو یہ کہتا ہے کہ اسے مجھ سے محبت ہے، لیکن میرا اعتقاد ہے کہ وہ میرے اخلاق اور مجھ پر عادی ہو چکا ہے، لیکن اپنی دوسری بیوی سے میرے جیسا بر تاؤ نہیں کرتا وہ مجھے اپنی دوسری بیوی کے بارہ میں ایسی باتیں کرتا ہے جو میں نہیں سننا چاہتی۔

دونوں شادیاں خفیہ اور مشتبہ طریقے سے انجام پائی ہیں، اس نے ایک بار کہا کہ وہ ایک دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے اور اسلام بھی اس کی اجازت دیتا ہے، لیکن وہ صرف تبدیلی کے لیے کچھ مدت تک شادی کرتا ہے، تو کیا اس کے لیے جائز ہے وہ شادی کرے اور جب چاہے طلاق دے ڈالے؟

ہماری کوئی اولاد نہیں تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس سے طلاق حاصل کرلوں کیونکہ اس حالت میں میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی اور پھر مجھے اپنے خاوند کی محبت اور اس کی رغبت بھی نصیب نہیں؟

### پسندیدہ جواب

اول :

خاوند اور بیوی پر یہ واجب اور ضروری ہے کہ وہ اپنے رازوں کی حفاظت کریں، اور خاص کر وہ جو جماعت اور ایک دوسرے سے خصوصی تعلق کے ہوتے ہیں، بیوی اپنے خاوند کے رازوں کی امین ہے اور اسی طرح خاوند اپنی بیوی کے رازوں پر امین ہے۔

ابو حیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صل اللہ علیہ وسلم مردوں کے پاس آئے اور فرمانے لگے:

کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور دروازہ بند کر کے اپنے اوپر پر دہ ڈالے، اور اللہ تعالیٰ کے پر دہ کے ساتھ وہ بھی پر دہ میں رہے؟

تو صحابہ کرام کئے لگے: بھی ہاں۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: پھر وہ اس کے بعد بیٹھتا اور یہ کہتا ہے کہ میں نے ایسے کیا، میں نے ایسے کیا؟

ابو حیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ خاموش ہو گئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر عورتوں کے پاس گئے اور فرمانے لگے:

کیا تم میں سے بھی کوئی ایسی ہے جو یہ باتیں کرتی ہے؟

تو وہ سب عورتیں بھی خاموش ہو گئیں۔

ایک نوجوان لڑکی اپنے ایک گھٹنے پر پیٹھی اور اونچی ہوتی تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھیں اور اس کی بات کو سن سکیں، اور کہنے لگی :

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً مرد ایسی باتیں کرتے ہیں اور بلاشبہ یہ عورتیں بھی ایسی باتیں کرتی ہیں۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لگے :

کیا تمہیں علم ہے کہ اس کی مثال کیا ہے؟ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اس کی مثال اس شیطانی کی ہے جو شیطان سے کسی گلی اور راستے میں ملے اور لوگوں کے سامنے ہی اس سے اپنی حاجت پوری کر کے چلتی بنے۔ سنن ابو داود حدیث نمبر (2174) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الجامع (7037) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

دوم :

اور آپ کے خاوند کا تبدیلی کی غرض سے شادی کرنا جیسا کہ آپ کہتی ہیں یہ طلاق کی نیت سے شادی کرنا ہے جو کہ عورت اور اس کے اولیاء سے دھوکہ اور فراؤ ہے۔

شیخ محمد رشید رضا رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

علماء سلف اور خلف کی متفق کی ممانعت کے بارہ میں جو سختی ہے وہ اس کی متناقضی ہے کہ طلاق کی نیت سے نکاح بھی منوع ہو، اگرچہ فتحاء کرام کا یہ کہنا ہے کہ جب عقد نکاح میں کسی شخص نے وقت معین کی اور اسے عقد کے صیغہ میں مشروط نہ رکھا تو اس کا نکاح تو صحیح ہو گا لیکن یہ دھوکہ اور فراؤ شمار ہو گا۔

جو کہ اس عقد نکاح سے زیادہ باطل ہونے کے لائق ہے جس میں خاوند، بیوی اور اس کے اولیاء کی رضامندی سے وقت کی تعین ہوتی ہے، اور اس میں کوئی اور فساد والی چیز تو نہیں صرف یہ ہے کہ اس عظیم بشری را بلطے سے کھینا ہے جو کہ انسانوں کے درمیان رابطہ ہے۔

اور اس میں شہوات کے پیچے چلنے والی عورتوں اور مردوں کو اپنی شہوات پوری کرنے کے موقع فراہم کرنے ہیں، اور اس پر جو کچھ منکرات مرتب ہوتی ہیں۔

اور وہ نکاح جس میں یہ شرط (تعین وقت) نہ ہو وہ دھوکہ اور فراؤ پر مبنی ہو گا اس کی بنا پر اور بھی کئی قسم کے فساد و منکرات مرتب ہونگے، جن میں عداوت و دشمنی، بعض و کینہ اور حسد، اور ان پیچے لوگوں سے جو حقیقتاً شادی کرنا چاہیے ہیں کی سچائی کا خاتمہ اور ان پر عدم اعتماد وغیرہ۔

جو کہ خاوند اور بیوی دونوں کے لیے پاکیزی اور اس کا اخلاص ہے، اور ان کا آپس میں سے ایک گھر کی تائیں اور اسے تعمیر کرنے میں تعاون ہے۔ دیکھیں فضہ السیہ سید سابق (2/39)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کی بھی اس شادی کی تحریم میں اسی طرح کی کلام ہے، ان کا کہنا ہے :

پھر یہ قول (یعنی جواز والا قول) ایسا ہے کہ جس سے کمزور ایمان والے لوگ اپنی غلط اور خراب قسم کی اغراض پوری کرنے کا موقع پائیں گے اور فرصت حاصل کریں گے، جیسا کہ ہم نے سنا ہے کہ کچھ لوگ سالانہ چھٹیوں میں دوسرے ممالک میں صرف جاتے ہی اس نیت سے ہیں کہ وہ طلاق کی نیت سے شادی کریں۔

اور مجھے تو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بعض تو صرف ان چھٹیوں میں ہی کئی ایک شادیاں کرتے ہیں، گویا کہ وہ اپنی شوٹ پوری کرنے ہی گئے تھے جو کہ ہو ستا ہے زنا کے مثاہب ہو اللہ تعالیٰ اس سے بچا کر رکھے۔

تو اس لیے ہماری رائے ہے کہ اگر اس کے جواز کا بھی کہا جائے تو یہ اس لائق نہیں کہ یہ دروازہ کھول دیا جائے اس لیے کہ یہ جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے اس کا ذریعہ بن چکا ہے۔

اور میں اپنی رائے کے بارہ میں کہتا ہوں :

عقد نکاح تو صیح ہے لیکن اس میں دھوکہ اور فراؤ ہے، تو اس ناحیہ سے یہ حرام ہو گا۔

اس میں دھوکہ اور فراؤ ہے کہ اگر عورت اور اس کے ولی کو خاوند کی نیت کا علم ہو جائے کہ اس کی صرف نیت یہ ہے کہ وہ اس سے کھیل کر اسے طلاق دے دے گا تو وہ بھی بھی اس سے شادی نہ کریں، تو اس طرح یہ ان کے لیے دھوکہ اور فراؤ ہو گا۔

اور اگر وہ انہیں یہ بتاتا ہے کہ وہ جتنی دیر اس ملک میں رہے گا وہ اس کے ساتھ رہے اور وہ لوگ اس پر متفق ہو جائیں تو یہ نکاح متفق ہو گا۔

اس لیے میں تو اسے حرام سمجھتا ہوں، لیکن اگر کسی نے ایسی جرات کی اور یہ کام کریا تو اس کا نکاح صیح ہے لیکن وہ گنگار ہو گا۔

لقاء الباب مفتونح (ملقات کا دروازہ کھلا ہے) سوال نمبر (1391)۔

سوم :

اور اس کا خنیہ طریقے سے شادی کرنے میں اگر تو عورت کا ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں ہو اور اس طرح عقد نکاح ہو اہو تو یہ نکاح صیح ہے، لیکن اگر یہ نکاح عورت کے ولی کے بغیر ہی ہوا ہے اور یا پھر گواہ نہیں تھے تو یہ نکاح صیح نہیں۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (7989) اور (2127) کا بھی مطالعہ کریں۔

چہارم :

ہم آپ کے خاوند کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر یعنی بیوی کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کا تقوی انتیار کرے، اور لوگوں کی عزت کے بارہ میں بھی اسے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہونا چاہیے، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اس طرح کا کھیل اور غلط کام اس کے لیے جائز نہیں، شادی ایک سکون، اور رحمت اور محبت و مودت کا نام ہے تو اس لیے اسے صرف شوٹ پوری کرنے کا ذریعہ ہی نہیں بنالینا چاہیے اور پھر اس عورت کو حضرت ویاس میں چھوڑ دیا جائے۔

ہم آپ کو بھی یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے خاوند کو اس بات سے منع کرنے میں نرمی سے کام لیں، اور اپنے گھر کو مستقل طور پر قائم رکھنے کی کوشش کریں، اور خاوند کی نیت کے بارہ میں جو کچھ آپ نے ذکر کیا ہے اس کی صحت کے بارہ میں تحقیق کریں کہ آیا واقعہ اور شادی کرنے اور جو کچھ آپ کو اچھا نہیں لھتا اس کے بارہ میں اس کی نیت اور مقاصد ایسے ہی ہیں یا کہ نہیں۔

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ عورت اپنے خاوند میں کسی اور کے شریک ہونے کی غیرت کی بنا پر بھی چھوٹی سی بات کو بھی بڑا سمجھنے لگتی ہے، اور بعض اوقات اس میں شیطانی و سو سے بھی شامل ہوتے ہیں تاکہ مسلمان گھر انے کوتباہ کر سکے۔

تو آپ اس معاملہ کو کچھ سوچ سمجھ کر لیں اور خاص کر نیت کا مسئلہ جس میں آپ کو کچھ علم نہیں ہو سکتا جو کہ آپ سے غیب ہے، اور اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کرتی رہیں کہ وہ آپ کو اس معاملہ کی حقیقت دکھائے، اور آپ اس کے ساتھ رہنے یا پھر اس سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارہ میں اپنے رب سے انتخارہ کریں۔

اور آپ یہ بھی غور و فکر کریں کہ اگر آپ کو طلاق ہو جاتی ہے تو اس پر کیا کچھ مرتب ہو گا اور انعام کیا ہو گا تاکہ آپ کو علم ہو سکے کہ آپ کے لیے علیحدگی بہتر ہے یا کہ صبر کرتے ہوئے خاوند کے ساتھ رہنا بھی بہتر ہے، اور اگر آپ اسے اپنے بیان کر دہ اس باب کی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتیں تو آپ اس سے علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہیں۔

واللہ اعلم۔